

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ مع محصول ے

نمبر ۵۰ - جلد ۸ -

لودیانہ ۹, دسمبر ۱۸۸۰ء

قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

کابل کی خبریں صاف طور سے نہیں آتی ہیں = **حضور** والسرائے بمبئی میں ہو کر علیل ہو گئے ہیں = **لنڈن** میں پارلیمنٹ کا اجلاس ۱۰ جنوری ۱۸۸۱ء کو منعقد ہوگا = **فوج** ہانبگروسنے بڑے زور شور کے ساتھ ڈلسنگو قبضہ کیا ہی = **افغانستان** کے معاملات اندرونی کی بابت ولایت کے لوگ غور کر رہے ہیں = **شیخ** عبید اللہ کردون کا سرغنہ عملداری ایران میں واپس آگیا ہی = **ایران** کی فوجیں باغیوں کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوئی ہیں = **سلطان** روم نے یورپ کے بادشاہوں سے درخواست کی ہی کہ سرحد یونان کا فیصلہ کر دو = **یونان** نے اپنی فوج میں معمول سے زیادہ سپاہی بھرتی کر لئے ہیں = **معاملات** یورپ توجہ کے لائق ہو رہے ہیں = **آیرلینڈ** کا فساد ابھی تک جاری ہی = **چلین** نے جرمن کے ایک کارخانہ سے جنگی جہاز بنوانے کی درخواست کی ہی = **شمالی** افغانستان میں ترکوں نے لوٹ مار شروع کر دی ہی = اسٹریا کے بندرگاہوں میں ہندوستان کی روئی بکثرت جا رہی ہی = **کشمیری** سرحد پر جو فساد تھا وہ رفع ہو گیا ہی = **درویش** پاشا بھی معطل ہونیوالے ہیں = **ہندوستان** کی تازہ آبادی کا تخمینہ ۱۹ کروڑ ۹ لاکھ آدمیونکا ہوا ہی = **ایوبخان** کی حالت آجکل نہایت کمزور ہو رہی ہی = **نینی** تال کے پہاڑوں پر برف باری ہو رہی ہی = **حکم** ہو گیا ہی کہ لنڈی کوتل اور پشاور کا تار فوراً اٹھا لیا جاوے = **درے** خیبر کے آدمی پشاور میں آباد ہونیکے لئے آ رہے ہیں = **تاوقتیکہ** تھل سے کوہاٹ تک ایک جنگی سڑک تیار ہو جاوے لشکر تھل میں رہیگا اس کام کے واسطے ۲ لاکھ روپیہ منظور ہوا ہی = **جس** شخص نے بریلی کے سرکاری خزانہ میں غبن کیا تھا وہ حیدر آباد میں گرفتار ہوا ہی = **اخبار** پانیر کے ایک کارسپانڈنٹ نے لنڈن سے لکھا کہ گورنمنٹ عنقریب قندھار کے چھوڑ دینے کا حکم صادر کریگی = **پنجاب** کے وکیلوں و مختاروں کا امتحان ۱۳ دسمبر سے شروع ہوگا = **قندھار** کی خبروں سے معلوم ہوا کہ جس واعظ نے جہاد کی بابت شہرت دی تھی وہ معہ اپنے ہمراہیوں کے گرفتار کیا گیا ہی = **فوج** میں پھر تیاری اس نیت سے جمع ہو رہے ہیں کہ عبد الرحمان خان کے ساتھ جنگ کیا جاوے = **خبر** ہی کہ سلطان روم نے عہد نامہ برلن پر عملدرآمد کرنے سے انکار کر دیا ہی = **جنوبی** افریقہ میں دشمن زور پکڑتا جاتا ہی = **پختہ** خبر آئی ہی کہ ہندوستان کی فوج کے سپہ سالار جنرل سٹوٹ صاحب بہادر مقرر ہونگے = **امیر** جبل اسود بڑے زور شور سے لشکر فراہم کر رہا ہی = **افواہ** ہی کہ اسٹریا اپنے جنگی سامان کو بڑی تیزی کے ساتھ تیار کر رہا ہی = **کوتوال** نوشہرہ رشوت ستانی کی علت میں موقوف ہوا = **عید** الضحے کے روز پولیس کے ایک سارجنٹ متعینہ چھاؤنی پشاور نے ڈاکٹر ... صاحب کی

نور افشاں

مسمی نگل سین طالب علم مشن سکول الہ آباد نے بذریعہ ایک کارڈ کے ہمسے سوال کیا ہے کہ انجیل میں لکھا ہے کہ باپ اور بیٹا اور روح القدس ایک ہیں۔ اگر ایک ہیں تو آپ مرقس کی انجیل کے ۱۳ باب کی ۳۲ آیت کو ملاحظہ فرماویں جسمیں لکھا ہے کہ اُس گھڑی کو میرے باپ کے سوا نہ بیٹا نہ فرشتہ جانتا ہے۔ اِس آیت میں باپ بیٹے سے الگ ہے کیونکہ وہ خود کہتا ہے کہ اُس گھڑی کو نہیں جانتا اگر آپ فرماویں کہ وہ انسانیت میں کہتا تھا تو وہ باطل ہے فقط۔

اِسکے جواب میں ہم مختصر طور سے یہہ لکھتے ہیں کہ اول ہم یہہ نہیں کہتے ہیں کہ باپ اور بیٹا و روح القدس ایک ہیں بلکہ یہہ کہ یہہ تین ایک خدا ہے۔ یعنے تین اقنوم ملکر ایک ہی خدا ہے۔ دوم یہہ کہ اعتراض سایل اِس بات پر منحصر ہے کہ وہ خود بیٹے کے مجسم ہونیکی حالت سے آگاہ نہیں۔ نہیں تو وہ یہہ نہ کہہ سکتا کہ آیت انجیل مرقس مندرجہ بالا مسیح کی انسانیت پر نہیں لگسکتی ہے۔

مسیح کی اُلوہیت اور انسانیت دونوں کامل و قایم ہیں۔ ابن آدم انسانیت کی راہ سے دیگر آدمیوں کی مانند پیدا ہوا۔ قد اور تعلیم میں ترقی کرتا گیا۔ کھاتا پیتا۔ سوتا اُٹھتا بیٹھتا چلتا پھرتا رہتا تھا وغیرہ۔ پس انسانیت کی راہ سے سب کچھ نہیں جانتا تھا نہیں تو انسانیت اُسپر صادق نہ آتی۔ اِسلئے بوجوہات مندرجہ بالا اعتراض غیر واجب ہے۔

پھر خط فلپیوں کو ۲ باب ۶ آیت سے ۸ تک سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے بیٹے نے جو ابن مریم میں مجسم ہوا اپنے آپ کو پست کیا تاکہ مجسم ہوکر گنہگاروں کے لئے کامل کفارہ کرے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ اُسنے خدا کی صورت میں ہوکر خدا کی برابر ہونا غنیمت نہ جانا لیکن اُسنے آپکو ہیچ کیا کہ خادم کی صورت پکڑی اور انسان کی شکل بنا اور آدمی کی صورت میں ظاہر ہوکے آپکو پست کیا اور مرنے تک بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا فقط چنانچہ بعض علما کا یہہ گمان ہے کہ خدا کے بیٹے کی اِس پست حالی میں یہہ بات بھی شامل ہے جو انجیل مرقس آیت مذکورہ میں لکھا ہے۔ مگر یہہ ایک ایسا بھید ہے کہ جو ہمیں انکار نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ کون انسان خدا کے ذاتی بھید سے واقفیت رکھ سکتا ہے۔ ہماری دانست میں آیت مذکورہ صرف مسیح کی انسانیت پر منسوب کرنا واجب اور اعتراض کے جواب میں کافی ہے۔ سایل صاحب کی خدمت میں التماس ہے کہ مسیح کے وجود سے جسطرح کہ انجیل میں ظاہر ہے کمال واقفیت حاصل کریں اور بہت سی باتیں جو فی الحال آپکی سمجھ میں نہیں آتی ہیں سمجھ میں آئینگی۔

پھر فرض کرو کہ چند ایسی باتیں ہوں کہ جو بالکل سمجھ میں نہ آسکتی ہوں لیکن یہہ کوئی سبب نہیں ہے کہ جس سے مسیح کو قبول نہ کریں کیونکہ مسیح کا خدا کا بیٹا اور دنیا کا نجات دہندہ ہونا اور اُسکی تعلیم کا سچ ہونا صدہا دلیلوں سے ثابت ہے۔ پس جو کوئی اِن دلیلوں کو سمجھ کر کسی ایک بھید ونکتے نہ سمجھنے کے سبب مسیح کو رد کرے تو وہ اُس ملحد کی مانند ہے جو کہ ہر روز خدا کے ہونیکی صدہا دلیلیں دیکھتا و سنتا ہے مگر اِس سبب سے کہ اُسکا ہر جگہہ حاضر و ناظر ہونا یا کہ ہمہ دان ہونا نہیں سمجھ سکتا کہتا ہے کہ خدا ہی نہیں۔

تصحیح۔ نمبر ۴۹ صفحہ ۳۹۰ کے تیسرے کالم میں جو بیت لکھی گئی ہے اُسکے دوسرے مصرعہ میں لفظ رنگ اضافت سے لکھا گیا ہے اضافت کی جگہہ "ی" ہونی چاہئے۔ بلکہ بہتر یوں ہوگا۔

ع

تو خواہی گر قبا و یا عبا پوش

بہر رنگے کہ مے آئی شناسم

حالاتِ روس

آجکل دنیا میں سب سے بھاری سلطنتیں صرف دو ہیں انگریزی اور روسی اور دونوں کی وسعت کا اگر اندازہ کیا جاوے تو دونوں ملکر سطح زمین کے ایک ثلث کے لگ بھگ ہیں طول میں تو دونوں ایک دوسرے کے مساوی ہیں مگر آبادی میں قیصر ہند کی رعایا روس سے تین حصہ زیادہ ہے۔ سلطنت روس کا رقبہ تخمیناً ۸۰ لاکھ ۵۰ ہزار مربع میل یعنے ہندوستان سے چھ گنا زیادہ ہے لیکن بڑے بڑے قطعات محض ریگستان اور بحر شمالی کے کنارہ کے سنسان دلدل ہیں جنپر ہمیشہ برف جمی رہتی ہے اور آبادی صرف ۸ کروڑ ۶۰ لاکھ یعنے ہندوستان کا ایک ثلث ہے۔ باشندے قوی ہیکل مضبوط اور اکثر دراز قد ہوتے ہیں اوسط درجہ والے ایک ہی قسم کی پوشاک پہنتے ہیں یعنے کوٹ اور اُسپر دوالی بطور کمر بند کھلے پاجامے جنکی مہریاں لمبے بوٹوں میں گھسی ہوئیں اور سموری ٹوپیاں کنارہ ندار اور غریب لوگ بھیڑی کھال کی لمبی پوستین پہنتے ہیں جیسے کابل کے پشتونی۔ مکانات بالکل بھدے اور چارپائیوں کی جگہہ لکڑی کے بنچ جو دنکو اوپر بیٹھنے اور رات کو سونے کے کام آتے ہیں۔ خوراک انکی سستی روٹی گوبی کرم گلا اور شوربا مگر تیل کی تلی ہوئی مچھلی پر جان دیتے ہیں دکاندار کڑاہی میں سے جلتی جلتی نکالکر نہایت ادب کے ساتھ دیتا جاتا ہے اور روسی صاحب بنچ پر بیٹھا ہوا چک چک کھائے جاتا ہے تاوقتیکہ آپ کی ریش مبارک جلے ہوئے مصالحہ دار تیل کے قطروں سے چمکنے نہ لگ جاوے۔ چار کا بہت رواج ہے اور اکثر پیالے میں لیموں کی پھانک ڈالکر پیتے ہیں۔

تفریح طبع کے شغل اُن کے یہاں بہت ہیں مگر سب سے زیادہ اُنکو سلیج کی اسواری بھاتی ہے سلیج ایک بے پہیہ گاڑی ہوتی ہے جو برف پر ایسی پھسلتی ہے جیسے کشمیر کی ڈل میں ڈونڈی دیہاتی سلیج تو ایک بھدے سے چوبی صندوق کی شکل ہوتی ہے البتہ شہری سلیج مختلف الاشکل وضع دار اور قیمتی سمور سے منڈھی ہوئی ہوتی ہے - سلیج بان گھوڑے کو بڑے پیار سے چلاتا ہے اور اُسکو دلیری دینے کیواسطے عجیب عجیب نام سے چمکارتا ہے چلاتے وقت اکثر یہہ الفاظ بولتا ہے - کھول میرے بانکے کبوتر اپنے پاؤں کھول - چل میرے چھوٹے باپ چل - تونے اسطرح گردن کیوں جھکائی ہے - واہ میرے لخت جگر واہ کیا قدم ہے سبحان اللہ +

روسی مذہب کے عیسائی ہیں اور یونانی چرچ کے متعلق بڑے بڑے شہروں میں نمازیں بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہوتی ہیں نماز کے وقت گو مورتیں سامنے نہیں رکھتے مگر تصویروں کی بڑی عزت کرتے ہیں +

۱۸ صدی تک یہاں کے باشندے نیم وحشی حالت میں چلے آتے تھے اُسوقت پیٹر اعظم نے اُنکے انسان بنانے کے واسطے سخت مصیبتیں جھیلیں خود انگلستان میں پہونچا اور محض رعایا کی بہتری کے واسطے بڑھئی اور لوہار کا کام سیکھا - ماسکو روس کا پہلا دارالسلطنت دریا سے دور تھا سو اُسکو ہٹا کر نیا دارالسلطنت برلب دریا نیوا آباد کیا جو اُسیکے نام سے بنام سینٹ پیٹرزبرگ آج تک چلا آتا ہے - شہنشاہ حال کے باپ کا نام نکولس تھا اُسنے ٹرکی پر چڑھائی کی تھی مگر انگلستان فرانس اور اٹلی نے ملکر اُسکے چھکے چھوڑا دیئے یہہ جنگ کریمیا بڑا مشہور جنگ ہے اور اس شکست کا اثر روس پر ایسا سخت ہوا تھا کہ شہنشاہ نکولس اسی غم سے ۱۸۵۵ء میں راہی ملک بقا ہو گیا بعد ازاں اُسکا بیٹا الیگزنڈر ثانی تخت نشین ہوا جو حال میں حکمران روس ہے یہہ شہنشاہ ۱۸۱۸ء میں پیدا ہوا تھا اور ۱۸۴۱ء میں اُسکی شادی بیگم میریا کے ساتھ ہوئی تھی جو سال حال میں امراض ازمنہ کے سبب وفات پا گئی اُنکی اکلوتی بیٹی ہماری ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا قیصر ہند کے دوسرے شاہزادے ڈیوک آف اڈنبرا سے بیاہی گئی ہیں - ولیعہد روس زار وچ کے نام سے ملقب ہوتا ہے زار وچ حال کی ولادت ۱۸۴۵ء میں ہوئی تھی اور ۱۸۶۶ء میں شاہزادی ڈاگمر دختر دوم بادشاہ ڈنمارک کے ساتھ شادی ہو گئی یہہ شاہزادی صاحبہ ہماری معزز شاہزادی بیگم پرنسس آف ویلس کی ہمشیر ہیں تو اس حساب سے زار وچ روس ہمارے پرنس آف ویلس کا ہمزلف اور ہمارے ڈیوک آف اڈنبرا کا سالا ہے +

شہنشاہ روس نہایت بڑی خوبی کا آدمی ہے اور اُسنے اپنے ملک کی بہبودی کیواسطے کوششیں نمایاں کی ہیں رشوت ستانی کا بازار جو روسی قلمرو میں بڑا سرگرم تھا کسیقدر سرد کیا اور محکمہ تعلیم کو زیادہ ترقی دینے کیواسطے خود اپنی نگرانی میں رکھا بڑا کام جو اُسکی سلطنت کے نام کو قایم رکھنیوالا ہے یہہ ہے کہ اُسنے ۳ مارچ ۱۸۶۱ء کو ۲ کروڑ ۳ لاکھ سرف کو آزاد کر دیا یہہ سرف لوگ روسی زمیندار تھے جو غلاموں کی طرح اپنے اپنے متعلقہ قطعات زمین کے ساتھ بیع و شرا ہوتے تھے اور جو ظلم اُنپر آقاؤں کے ہاتھ سے ہوتے تھے اُنکی نہ داد نہ فریاد +

روسی گورنمنٹ بڑے درجہ کی مطلق العنان سلطنت ہے اور شہنشاہ کا لقب زار لفظ قیصر کا ماخذ ہے جسکے معنے شاہ شاہان ہے اور اسیجہ سے ہماری ملکہ معظمہ دام ظلہا کا لقب بھی قیصر ہند ہوا ہے - کُل اختیارات کیا جنگی اور کیا ملکی کیا قانونی کیا عملی سب شہنشاہ تک ہی محدود رہتے ہیں جسکی مرضی بمنزلہ قانون سمجھی جاتی ہے اور جسکا حکم حکم قطعی - شہنشاہ کی ذاتی املاک کا اسی سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ماسوا سونے چاندی وغیرہ کانوں کے دس لاکھ مربع میل سے زیادہ زمین اُسکے قبضہ میں ہے اور یہی وجہ ہے کہ اُسکی آمدنی قیصر ہند کی آمدنی سے پانچ گنا زیادہ ہے - اُسکا زمستانی محل جو واقعہ سینٹ پیٹرزبرگ نہایت وسیع مکان ہے جسمیں کئی ایک دالان سنگ مرمر کے اور بہت سے کمرے نہایت زیب و زینت سے سجے رہتے ہیں - ایسے خود مختار بادشاہ کبھی بے خوف نہیں رہ سکتے گویا شاہی تاج اُنکے لئے بمنزلہ کانٹوں کے تاج کے اور پھولوں کی سیج بجائے سولوں کی سیج کے ہے دیکھو باوجود اس شان و شوکت کے روسی شہنشاہ کیوقت بھی اپنے قتل کے خوف سے خالی نہیں رہتا اُسکا باپ نکولس جب رات کو سوتا تھا تو کسی کو خبر نہیں ہونے پاتی تھی کہ محل کے کس کمرے میں ہے صرف اسی اندیشہ سے کہ کسیکا ہاتھ نہ چل جائے اور خود اس شہنشاہ کی جان پر کب حملے نہیں ہو چکے روس میں ایک ملحدوں کا فرقہ نہلسٹ نام سے مشہور ہے جو نہ خدا اور نہ نجات کا قایل اور نہ بہشت اور دوزخ کا - اُنکو ہر ایک قسم کی حکومت شخصی ملکیت حتی کہ شادی نکاح سے بھی ضد ہے وہ لوگ کئی دفعہ اس بادشاہ پر وار کر چکے اُسکے قتل کی اطلاعی چٹھیاں خاص کمرے میں ڈال چکے کھانا کھانیکے کمرہ کو سرنگ سے اڑا چکے ریل کو جسپر بادشاہ نے اسوار ہو کر جانا تھا نیچے سے کھود چکے مگر وہ اب تک بچا رہا - شہنشاہ الیگزنڈر بذات خود رحمدل اور صلح پسند آدمی ہے مگر کیا کرے کبھی کبھی اپنے افسروں کی کھینچا تانی پر لڑائی کیطرف مایل ہوتا ہے جیسا ٹرکی کے ساتھ ہوا کیونکہ افسر اُسکے نہایت جنگجو اور شوریدہ پشت ہیں +

اب اُسنے ایک روسی شاہزادی سے شادی کرلی ہے اور خبر ہے کہ سلطنت کے کاروبار سے دست بردار ہو کر خلوت میں زندگی

بقیہ مسیح کی ذات اور شخصیت کا تذکرہ

(۴) ان دونوں ذاتوں کا میل صرف اتصالی یا سکونت کا میل نہیں یہہ اسطرحکا میل نہیں ہی جیسا روح القدس اور انسان کی روح کے درمیان ہی نہ اس قسم کا میل ہی جسمیں اُلوہیت انسانیت پر حکومت کرتی ہی یہہ میل شخصی میل تھا اس میل کے سبب مسیح ایک شخص ہی دو ذات کے ساتھ ہمیشہ کے لئے خدا اور انسان ✢

مسیح کی اُلوہیت اور انسانیت کے میل کے نتائج

اوّل

شراکت صفات کی

اس سے یہہ مراد نہیں ہی کہ مسیح کی ایک ذات دوسری ذات کی صفات میں شریک ہی بلکہ یہہ ہی کہ مسیح کی شخصیت دونوں ذات کی صفات میں شریک ہی تاکہ جو کچھ اُسکی ہر دو ذات کی نسبت بیان ہو سکتا ہی اُسکی شخصیت کی نسبت بھی بیان ہو سکتا ہی جیسا کسی آدمی کی نسبت بیان ہو سکتا ہی جو کچھ اُسکے جسم یا اُسکی روح کی نسبت بیان ہو سکتا ہی اسیطرح مسیح کی نسبت بیان ہو سکتا ہی جو کچھ اُسکی انسانیت یا اُسکی اُلوہیت کی نسبت سچ ہی ہم آدمی کی نسبت کہہ سکتے ہیں کہ وہ فانی ہی یا غیر فانی ہی اور ہم کہہ سکتے ہیں وہ خاکی ہی یا خدا کا فرزند اسیطرح مسیح میں دو ذات ہونیکے سبب ہم اُسکو کبھی محدود اور کبھی غیر محدود بتاتے ہیں کبھی علم محدود کبھی علم کل کبھی خدا سے چھوٹا کبھی خدا کے برابر کبھی ازل سے موجود اور کبھی وقت پر مخلوق کبھی بیان ہوا کہ وہ سب چیزوں کا خالق ہی اور کبھی مرد غمناک اسی قاعدہ کے مطابق یعنے جو کچھ اُسکی ہر دو ذات کی نسبت سچ ہی اُسکی شخصیت کے لئے بھی سچ ہی بیشمار آئتیں پاک نوشتوں کی ہمارے فہم پر کھل جاتی ہیں اور اسی قاعدہ کو ملحوظ رکھنے سے بیشمار اعتراض مسیح کی ذات اور صفات کی نسبت سے دور ہو جاتی ہیں یہہ آیات مختلف اقسام کی ہیں اس مضمون کے پڑھنے والوں کے لئے اُنکا تذکرہ میں مفصل طور پر کرونگا ✢

(۱) وہ آئتیں جو مسیح کی کل شخصیت کی نسبت اُنمیں بیان ہوا اس قسم کی آئتیں بہت ہیں مثلاً جب بیان ہوا کہ مسیح نجات دہندہ ہی ہمارا خداوند ہی بادشاہ ہی نبی یا سردار کاہن ہی ہمارا گڈریہ ہی وغیرہ تو یہہ بیان اُسکی صرف الٰہی ذات کی نسبت سب سچ نہیں ہی نہ صرف انسانی ذات کی نسبت بلکہ اُسکی پوری شخصیت کی نسبت جو اُلوہیت اور انسانیت سے مرکب ہی اسیطرح جب بیان ہوا ہی کہ مسیح نے اپنے آپکو پست کیا اور اپنے تئیں ہمارے بدلے میں دیا مسیح کلیسیا کا سر ہی ہماری زندگی ہی اور ہمارے لئے حکمت راستبازی پاکیزگی اور خلاصی ہی یہہ مسیح کی پوری شخصیت کی نسبت سچ ہی اسیطرح وہ آئتیں ہیں جنمیں بیان ہوا کہ مسیح اُٹھایا گیا ساری قوتوں اور اقتداروں پر خدا کے دہنے ہاتھ جا بیٹھا اور آخر کو آویگا کہ دنیا کا انصاف کرے ✢

(۲) دوسری وہ آیات ہیں جنمیں مسیح کی شخصیت مسند الیہ ہی لیکن جو کچھ اُسکی مسند ہوئی صرف اُسکی الٰہی ذات بالکل کی بابت سچ ہی مثلاً جب ہمارے خداوند نے فرمایا کہ اے باپ اب تو مجھے اپنے ساتھ اُس جلال سے جو میں دنیا کی پیدائش کے بیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا بزرگی دے پھر اُسکی بابت یہہ بیان ہوا ہی۔ تو نے قدیم سے زمین کی بنا ڈالی اور آسمان بھی تیرے ہاتھ کی صنعتیں ہیں ✢

(۳) وہ آیات ہیں جنمیں مسیح کی شخصیت مسند الیہ ہی لیکن جو کچھ اُسکی طرف مسند ہوا صرف اُسکی انسانیت کی نسبت سچ ہی مثلاً جب مسیح نے فرمایا میں پیاسا ہوں یا میری روح موت تک غمگین ہی یا جب ہم پڑھتے ہیں کہ مسیح رویا اسیطرح وہ ساری آیات ہیں جنمیں بیان ہوا کہ مسیح چلتا پھرتا تھا یا سوتا تھا کھاتا پیتا تھا لوگ اُسے دیکھتے تھے چھوتے تھے اور اُسپر ہاتھ لگاتے تھے۔ دو قسم کی آیات غور طلب ہیں اس بیان کے ساتھ اوّل وہ آیات جنمیں مسیح کی شخصیت الٰہی کر کے مذکور ہوئی لیکن جو کچھ اُسکی نسبت بیان ہوا ہی وہ صرف اُسکی انسانیت کے لحاظ سے سچ ہی مثلاً ہم پڑھتے ہیں خدا کی کلیسیا جسے اُسنے اپنے ہی لہو سے مول لیا (اعمال کے ۲۰ باب کی ۲۸) جلال کے خداوند کو مصلوب نکرتے (اوّل قرنتیوں کے ۲ باب کی ۸) پھر لکھا ہی ابن نہیں جانتا اُسوقت کو جب آخری عدالت ہوگی (مرقس ۱۳ باب ۳۲) مطابق انجیل کے اس محاورہ کے عیسائی کلیسیا میں بہت دنوں تک اس قسم کے محاورات مروج رہے خدا کا خون خدا قادر مطلق خالق موا خدا پیدا ہوا مریم خدا کی ماں وغیرہ دوسری وہ آیات ہیں جنمیں مسیح کی شخصیت کا انسانی کر کے مذکور ہوا لیکن جو کچھ اُسکی طرف منسوب ہوا وہ صرف الٰہی ذات کے لحاظ سے سچ ہی مثلاً لکھا ہی ابن آدم جو آسمان پر ہی جب مسیح اس دنیا میں تھا پھر اگر تم ابن آدم کو اوپر جاتے جہاں وہ آگے تھا دیکھوگے تو کیا ہوگا۔

باقی آئندہ

مراسلات

منشور محمدی کی ضرورت قران نمبر ۲ کی عدم ضرورت

منشور محمدی مطبوعہ ۲۵ ماہ ذی قعدہ ۱۳۰۷؁ھ نمبر ۳۳ جلد ۹ میں کسی اور صاحب محمدی نے کچھ لکھہ دکھایا ہے اور اپنے مضمون کے پہلے حصّہ میں بندہ کے اِس سلسلہ اور دیگر تحریرات کو ہلکے طور پے بیان کرکے لوگوں کو دھوکھا دینا چاہا ہے اور باقی حصّہ میں بھی فضول باتیں لکھہ کر اپنے خیال جتائے ہیں۔ یا اپنا دل بہلایا ہے اُس میں جو جو بات قابل غور ہے اُسکو فاش کرنا مناسب معلوم ہوا۔ بس۔

قولہ۔ مجھے اُمید تھی کہ شاید پادری صاحب نے اپنی تحریرات میں معقول دلائل سے کام لیا ہوگا۔ واضح ہو کہ بندہ نے حقیقتوں سے کام لیا ہے جو خیالی دلائل سے (جنھیں آپ معقول کہہ سکتے ہیں) کہیں بہتر اور قوی ہیں۔ اور کوئی ایسی بحث پیدا کی ہوگی جو اُنکے اولڈ آفیسر مرحوم فانڈر صاحب کی تحقیقات اور ذہن میں نہ آئی ہوں۔ یاد رہے کہ ڈاکٹر فانڈر صاحب وغیرہما نے قران کے من جانب اللہ ہونے کے برخلاف دلائل تحریر کئے ہیں اور اپنا کام پایہ ثبوت کو پہونچایا ہے مگر بندہ کی غرض صرف قران کی عدم ضرورت سے ہے اور اِس بحث میں اکثر قران کی اُن باتوں سے کام لیا ہے جو قدرے اچھی گردانی جاتی ہیں اور جب اُن میں سے کچھی بھی معلوم ہوئیں تو لاچار اُنکا اظہار کیا ہے اور ساتھہ ہی اسکے آپ پر روشن ہوئے کہ پادری فانڈر صاحب میرے افسر نہیں تھے۔ (اور یوں تو ہم تم اُن کی رعیت ہی ہیں) اور آئیندہ لفظ آفیسر کو ایسے موقع پر بلا موصوف کئے استعمال نہ کرنا چاہئے۔ اب دیکھئے آپ کی یہہ سب عبارت کیا فائدہ رکھتی ہے۔ سب فضول ہے۔ یہہ قران کی ضرورت کے اثبات کی خام تنا ہے +

قولہ۔ جب سے پادری صاحب موصوف نے کتاب اعجاز عیسوی کا جواب **اظہار عیسوی تالیف کیا ہی** گو وہ جواب پادری ٹمی صاحب اور ایک سیالکوٹی مُلّاں مُلازم مشن کی شب و روز کی محنتوں کا اثر کیوں ہی نہ ہو۔ اور گو وہ جواب بجائے خود اعجاز عیسوی کا ثبوت ہی ہو۔ تب سے اپنے خیال میں بوسیدہ مضامین کی تجدید کو بھی ایک نیا اور تازہ خیال اور بحث قرار دینے لگے ہیں +

واضح ہو کہ اوّل تو اِس ذکر میں اِن باتوں کا ذکر ہی فضول ہے اور پھر وہ بھی سراسر دروغ بے فروغ۔ پادری ٹمی صاحب کو بندہ کی تالیف کی خبر بھی نہتھی کہ کیا ہو رہا تھا اور خیر تب ہوئی جب طیار کرکے بندہ اُنکے پاس اِس غرض سے لیگیا کہ ریلجس ٹریکٹ سوسیٹی کی خدمت میں پہونچا دویں اور اُنکے پاس لیجانا بھی اِسلئے ہوا کہ سکرٹری صاحب سے اُنکی ملاقات تھی اور جتنے روز (قریب تین ہفتہ) کتاب اُن کے پاس رہی میں نہیں کہہ سکتا کہ اُنہوں نے خوب طرح پڑھکے یا پڑھوا کے دیکھی یا نہ دیکھی۔ بس صاحب اُنکی پہلی بات صریح جھوٹھ ہے۔ پادری ٹمی صاحب نے کبھی اُسپر یا اُسکے لئے کسی طرح ایک منٹ بھی محنت نہیں کی +

رہا سیالکوٹی مُلّاں۔ سو ایسا مُلّاں سیالکوٹ کے آدم زادوں میں تو نہیں ہے اور جنات میں سے کوئی ہو تو خبر نہیں کیونکہ کسی جن سے ملاقات نہیں ہے۔ ہاں ۱۸۸۶ء میں ایسا ہوا تھا کہ بندہ موافق دستور کے ڈونیٹی کالج میں تعلیم دینے کے لئے سیالکوٹ گیا تھا۔ اور کتاب جو وہاں جانے سے پیشتر ہی طیار ہو چکی تھی ہمراہ لے گیا تھا۔ اور وہ اِس ارادہ سے کہ وہاں اُسکی صاف خط میں نقل کیجا دے۔ لیکن اُسجگہہ بسبب کثرت کام کے بندہ خود نقل نہ کر سکا اور اِسلئے منتظم صاحب اسکول سے عرض کی کہ مولوی محمد علی صاحب مدرس اوّل کو ایک آدہ گھنٹے کے لئے حکم ہوا کہ کتاب کی نقل کیا کریں اور یہہ اِسلئے کہ اُنکا خط عمدہ ہے سو مولوی صاحب ممدوح کسی دن ایک گھنٹہ اور کسی دن آدہ گھنٹا اور کسی دن وہ بھی نہیں کام کرنے رہے۔ آخر دو اوروں کو لگایا مگر کتاب کا قریب تیسرا حصّہ نقل ہو پایا۔ کیونکہ میعاد کالج کی تمام ہو گئی اور بندہ اپنے خاص جگہہ پر چلا آیا اور باقی سب آپ ہی نقل کیا۔ بس صاحب ایسی دروغ گوئی میں آپنے کیا مصلحت دیکھی؟ آپ نے ضرورت قران کی خوب ہی تمہید باندھی۔ بہتر ہوگا اگر آپ خاموش رہیں +

اگر بندہ کے بیان کی تصدیق کی حاجت ہو تو پادری جے۔ پی۔ ٹمی صاحب امریکن مشنری گجرانوالہ اور مولوی محمد علی صاحب مدرس اوّل مشن سکول سیالکوٹ سے دریافت کرلو۔ اور اُمید ہے کہ محنت تالیف کی بابت ڈاکٹر جے۔ ایس۔ بار صاحب امریکن مشنری سیالکوٹ اور جناب منشی شیر سنگھہ صاحب منصف دسوہہ ضلع ہوشیارپور اور منشی رحمت مسیح صاحب شکرگڈہ جسقدر اُن صاحبان کو علم ہے بیان کر سکینگے۔ اور بہرحال آپ جھوٹھے ہی ٹھہروگے۔ ورنہ کمترین کی طرف سے آپ پر یہہ بھی خوب واضح ہے کہ اُسنے کبھی کسی سے کوئی بات کسیطرح نہ پوچھی ہاں کسی کی امداد کی حاجت نہ رکھتا تھا۔

پھر یہہ جو کہا ہے کہ بوسیدہ مضامین کی تجدید کو بھی ایک نیا اور تازہ خیال اور بحث قرار دینے لگے ہیں۔ سو اگر صحیح ہو تو معلوم ہوئے کہ قرآن ہی نے اُنہیں بوسیدہ کیا۔ قرآن میں اُن قدیم الہامی مضامین کو کبھی قدرے صحیح اور اکثر بگاڑ کر حضرت محمد نے اپنے خیال میں ایک نیا اور تازہ الہام قرار دیا اور بندہ کی غرض بھی یہہ ہی امر واضح کرنے کی ہے کہ آیا قرآن اصلی یا نقلی کتاب ہے اور ازاں موجب اُسکی کیا ضرورت ہے سوائے اُسکے اگر اور قسم کا بوسیدہ پن ہو تو مناسب ہے کہ آپ اُسکو ظاہر کریں +

قولہ۔ مگر پادری صاحب ممدوح کا یہہ ذاتی خیال داناؤں اور محققوں کے نزدیک کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ معلوم ہوا کہ آپ اُن داناؤں اور محققوں کے بانگی ہیں۔ مگر آپ کی تحقیق اور دانش کا تو ہمنے اندازہ کر لیا ایسے ہی دو چار اور چاہئے۔ ارے صاحب آپ کی یہہ باتیں بالکل فضول ہیں اور پھر ضرورت قرآن کو اُن سے کیا نسبت ہے +

بعدہٗ آپنے ضرورت کی دو توضیحیں بیان کی ہیں مگر وہ بھی ہمارے نزدیک فضول ہیں ایسی باتیں اُنکو سُنانی تھیں جو اُنکو نہ جانتے ہوں۔ چنانچہ +

قولہ۔ یہہ امر ضروری معلوم دیتا ہے کہ سب سے پہلے ضرورت کی تعریف کیجاوے کیونکہ جب تک امر مبحوث کی حد اور تعریف ہی معلوم نہ ہو تب تک اُسکی ضروریات ملحقہ اور امورات ذاتیہ کی بابت کسی معقول اور سلیم رائے کا قایم کرنا کیونکر ہو سکتا ہے۔ سو اسکے لئے ہمارے سلسلہ کے پہلے چند مضامین کو پھر دیکھو۔ اور ضرورت کو جو اپنے روحی اور جسمی یعنے دینی و دنیاوی پر تقسیم کیا ہے سو معلوم کرو کہ ہمارا مدعا کس قسم کی ضرورتوں سے ہے۔ چونکہ دینی معاملات بلحاظ دینی حالات کے مختلف صورتیں رکھتے ہیں اور اول بائبل اور پھر قرآن میں بھی یہہ ہی طرز رکھی ہے لہذا ہمنے اُنہیں صورتوں پر زور دیا ہے اور آپنے غور تو کیا مگر بے غور +

قولہ۔ غور کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ انسانی استعمالات کے باعث اُن دونوں قسم کی ضرورتوں میں کچھ کچھ اشتراک پیدا ہو گیا۔ دیکھئے صاحب کہ انسانی استعمالات وغیرہ کا تو ذکر ہی نہیں اور ذکر اسبات کا ہے کہ بائبل اور قرآن دینی استعمال کے لئے کیا سکھلاتے ہیں۔ جس سے انسان کے دنیاوی کاروبار بھی نہایت عمدہ طور سے چل سکتے ہیں + اگر بندہ آپکی توضیح کو سمجھا ہے تو خلاصہ یہہ ہے کہ محبت[+] وغیرہ دنیاوی باتیں ہیں اور دنیاوی معاملات کے لئے ضرور ہیں اور خدا کی وحدت اور ہستی کا اقرار دینی بات ہے اور دینداری کے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ آپکی باتوں سے یہہ حاصل ہوتا ہے جیسا کہتے ہو کہ دیکھو خدا کی ہستی اور وحدت کے اقرار کی ضرورت صرف دینداروں سے مختص ہے دنیا کے معاملات سے اُسکو کچھ نسبت اور علاقہ نہیں (اگر خدا میں صرف یہہ ہی دو صفتیں ہیں تو نسبت کی ضرورت بھی نہیں) لیکن کیا آپکو یاد نہیں آتا کہ ہم نے اِن دو قسم کی ضرورتوں ہی کا بیان کیا۔ آپ اُن گذشتہ تحریروں پر پھر غور کریں۔ یہہ بات سچ ہے کہ بعض امور اخلاقیہ ایسے ہیں جو صرف انسانوں میں باہمی انتظام قایم رکھنے کے لئے ضرور ہیں اور بعض ایسے ہیں جو خدا اور انسان میں یگانگت یا انتظام بحال رکھنے کے لئے ضرور ہیں۔ جسحال کہ اِن دونوں کی ضرورت ہے اور ہمنے بھی دونوں کی بابت جیسا بائبل اور قرآن میں پایا ویسا لکھا ہے خواہ یہہ ضرورتیں کیسی ہی ہوں یعنے ایک کو دنیا کے متعلق کہو اور دوسری کو دین کے کچھ بیگانہ بات نہ ٹھہری اور آپکا پہلا نمبر فضول ہی نکلا +

تنبیہہ۔ کمترین ملتمس ہے کہ آئندہ اگر آپ نے یہہ ہی طریق رکھنا ہو تو بندہ کو معذور فرمائے اور اس تحریر کو تمامی سمجھئے اور اگر صداقت اور حقیقت کا کسیقدر لحاظ ہے تو بندہ بے شک لکھیار ہے +

راقم
جی ایل ٹھاکر داس از پسرور ضلع سیالکوٹ

[+] مگر دوسری توضیح میں محبت اور خاکساری وغیرہ کو دین اور دینداری کے اجزا کہا ہے۔

اخبارات تار برقی

راولپنڈی۔ ۳۰ نومبر حال میں جو ریلوے راولپنڈی کو جاری ہوئی دو روز میں تین صدمے واقع ہوئے۔ مال گاڑی یکشنبہ کی صبح کو راولپنڈی سے روانہ ہوئی اسٹیشن سے ایک میل نکلکر پٹری سے اُتر گئی تھی انجن اور گاڑیاں بند کے نیچے اُتر گئیں گارڈ کو ضرب شدید پہونچی انجن اور گاڑیوں کو بہت نقصان ہوا آج صبح سہ شنبہ کو مال گاڑی پنڈی جاتی تھی اسکو ضرب پہونچا انجن تو ریل کے پل پر ہو کر خیریت سے اُن نالوں میں گذر گیا جو قریب پنڈی کے برف کے کھتوں کے ہے مگر ریل پر سے گاڑیاں اُتریں اور پل سے گر گئیں یہہ پل تین محراب کا ہے اور بہت بلند ہے آہنی تاریں ٹوٹ گئیں ستونکو ضرر پہونچا گاڑیاں ٹکڑے ہو گئیں مال برباد ہوا لیکن کوئی جان ضایع نہیں ہوئی۔ آج بکرالا میں رتیال کے قریب مسافر ٹرین بارہ بجے کال بدہیت شکست ہوا جس سے کہ لین رک گئی تھی کس ٹرین جو

چار بجے پنڈی میں داخل ہوئے کو بھی اُس جگہہ رکی ہوئی ہی اور پنڈی سے آج کوئی ٹرین روانہ بھی نہیں ہوئی +

کرنیل ہینڈلی حاجی شاہ اور اٹک کو روانہ ہوئے قبل از جاری ہونے ریلوے کے لین کو ملاحظہ کرینگے جو کہ ۱۰ دسمبر کو روانہ ہوگی +

لنڈن - ۲۹ - نومبر - ایک ہزار آدمی جلسہ لینڈ لیگ بمقام کلڈی سرٹ کونٹی کلیر میں شریک ہوئے +

برٹش گورنمنٹ نے روس سے دربارہٗ اُسکے تعلق کردی غدر کے گفتگو کی لیپین کی خبروں سے معلوم ہوا کہ آرک بشپ گوآئے نے قضا کی +

مسٹر جی شار ابق سیکرٹر محکمہ ایڈمرل چیف کمشنر تعمیرات سرکاری مقرر ہوئے - مسٹر ٹریولین محکمہ ایڈمرل کے سیکرٹر مقرر ہوئے +

طہران ۲۹ نومبر - عبیداللہ کردی سرگروہ قصبہ ڈریا کو جو حد کردستان پر ہی شاہ رہا ہی تین کالم ایرانی فوج کے اسکی سرکوبی کے لئے روانہ ہوئے +

قسطنطنیہ ۳۰ نومبر - مسٹر گوشن شروع دسمبر میں لنڈن کو روانہ ہونگے اور جنوری میں واپس آئینگے +

لنڈن ۲۰ - نومبر - کمانڈر اور چھ ملازم جناب ملکہ معظمہ کے جہاز اگنبوٹ سین فلائی نامے کے مقام جو بیرو سال میں ہی مار ڈالے گئے +

طہران ۲۰ - نومبر - شیخ عبیداللہ جو خاص سرغنہ کردوں کا تھا عملداری ایران میں واپس آیا +

قندھار - یکم دسمبر ولی شیر علیخان کو کل شام بذریعہ کرنیل سینٹ جان حضور والیسرائے کی چٹھی پہونچی یہہ جواب اُنکی چٹھی کے ہی جو والیسرائے کے ملاحظہ میں بھیجی تھی اور موجودہ حالت دیکھکر اجازت چاہی تھی کہ معہ اہل و عیال میں ہندوستان جاؤں - کل صبح کرنیل سینٹ جان نے والیسرائے کا جواب پڑھکر سنایا اُس میں اُنکی درخواست کی منظوری ہی اور اطمینان دیا جاتا ہی کہ بطور ایک معزز مہمان کے اُنسے برتاؤ ہوگا +

یہہ فی الحال کرانچی کو جائینگے قندھار سے دو ہفتہ بعد روانہ ہونگے +

جنرل ہیوم پرسوں یہاں پہونچے - کرنیل لیٹل چیف اسٹاف اور برگیڈیر جنرل ڈی وڑ شاہی توپخانہ مسٹر بارنس سی ایس اسسٹنٹ پولٹیکل افسر ہمراہ ہیں - ایک غلزئی لڑکے کو جس کی عمر سولہ برس کی ہی اور جس نے ایک سپاہی کی پشت پر (تین ہفتہ ہوئے) سنگین ماری تھی پھانسی دی گئی ہر طرح امن و امان ہی مگر افواہ مشہور ہی کہ ایماق کی قوم نے برخلاف ایوبخان کے سازش کی جنرل نیر اور برگیڈیر جنرل ستھ آرائے کل سہ پہر قلعے کو روانہ ہوئے +

کرنیل سینٹ جان اور برگیڈیر جنرل جمس اور برگیڈیر جنرل واکر اور بہت سے افسر جنرل کے ساتھ کچھ دور تک گئے تھے قلعہ کے دروازے پر ساتویں نمبو زلمیر پلٹن کا بینڈ باجہ تعینات ہوا تھا اور بج رہا تھا انکو دیکھکر سپاہیوں نے نعرہ خوشی مارا +

بمبئی یکم دسمبر - ویسرائے اور مارشنس رپن اور ارل ڈگنگ معہ گورنر اور لیڈی فرگسن کوہ الیفنٹا کے کھوہ کی سیر کو گئے تھے یہہ کل لوگ جہاز سفیر پر تھے ٹاپو پر کشتیوں کے ذریعہ سے اوتارے گئے مہمانوں کے استقبال کے لئے نہایت سادہ تیاری کی گئی تھی سابق ویسرائیوں یا شہزادوں کی آمد میں جو تیاری ہوئی تھی اُسکی عشر عشیر بھی نہ تھی کھانا کھوہ کے باہر چنا گیا تھا حضور ویسرائے معہ ہمراہیان سہ پہر کو بمبئی سے واپس آئے اور ہونگ میں اترے +

لنڈن ۳۰ نومبر - گورنمنٹ ہند کے قرضے کا اعلان ہوا ہی کہ تین ملین اسٹرلنگ بحساب ساڑھے تین فیصدی سود کے لیا جائیگا کم از کم نرخ ۹۰ مقرر کیا گیا ہی ۲ دسمبر کو قرضے کی فہرست بند ہو جائیگی +

لنڈن یکم دسمبر - لارڈ سالسبری نے کل مقام وڈ وسٹاک میں ایک اسپیچ کہی بیان کیا کہ فرقہ ٹوری کے ممبر ضبطی جائداد غیر منقولہ آرلینڈ کو روکیں گے اور اس خیال پر قہقہ اڑایا کہ کاشتکار مالکان زمین تصور کئے جائیں اور کہا کہ پہلے حکم کی پابندی تو کرائیں پھر کچھ عمدگی کی غرض سے تدبیریں کریں +

یہہ بات قرار پائی ہی کہ عہدہ چیف جسٹس ہائی کورٹ کامن پلیز اور ہائی کورٹ ایکسچکر موقوف کیا جائے امریکہ فرانس جرمن سے ان ملکوں کی موجودہ چاندی کے صرف کی نسبت گفتگو ہو رہی ہی +

قسطنطنیہ ۳۰ نومبر - گورنمنٹ ٹرکی نے تجویز قرار دی کہ شاہوں سے چاہا جائے کہ متوسط ہو کر یونانی سرحدی معاملہ کا فیصلہ کر دیں +

ایتھنیز ۳۰ نومبر - یونانی گورنمنٹ نے دو سفارہ شدہ شاہان سے انکار کیا کہ اپنی فوج کی آراستگی ملتوی کریں +

طہران ۳۰ نومبر - شیخ عبیداللہ کے بیٹے نے معہ کئی ہزار آدمیوں اور اُن توپوں سے جو مقام ادرسیہ میں فتح کی تھیں تیمور بیگ کے بڑھنے کو روکا ہی جو شہر کو امانت پہونچانے جاتے تھے +

قندھار ۲۶ نومبر - میجر جنرل نیر کو قندھار سے چلنے کے موقع پر ایک ایڈریس دیا گیا جسمیں اُنکی کارگذاریوں کا بمقام مذکور ذکر تھا +

لودیانہ

آج کل شہر میں مردم شماری کا کام بڑی سرگرمی سے

ہوتا ہے یہانتک کہ عدالت کے تمام اہلکار اسی کام میں مصروف ہیں +

ناظرین کو اول ڈویژن پولیس کے کئی عہدہ دار ایک طوائف کے مکانپر ہمیشہ قیام رکھتے تھے جسوقت صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو خبر پہونچی فی الفور صاحب موصوف موقع پر پہونچے اور چند کنسٹبلان کو موقوف کیا اور تین عہدہ داروں کے عہدوں میں تنزل کر دیا +

جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ۱۹ دسمبر سے دورہ میں تشریف رکھتے ہیں +

جناب فقیر ظہور الدین خانصاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی جگہہ جناب حافظ سند رخانصاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تشریف لائے ہیں +

اشتہار

ایک نوٹ تعدادی ایک ہزار روپیہ نمبری ۵۰۱۶۴- اے- حلقہ لاہور کلکتہ مورخہ ۱۸ جولائی ۱۸۸۳ء بتاریخ یکم اکتوبر ۱۸۸۴ء کو گم ہو گیا ہے ہم اُسکے دعوادار ہیں اگر گم شدہ نوٹ مذکور کوئی شخص لا دیوے تو مبلغ پچاس روپیہ انعام دیوینگے فقط-

المشتہر

محمد بٹ حاجی احمد بٹ سوداگران پشمینہ از لودیانہ-

حکم اشتہار تحصیل لودیانہ

بحکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر

دونی چند پسر ... ذات سود ساکن موضع گل تحصیل لودیانہ ڈگریدار	بنام چل پسر ... ذات جٹ ساکن دیہہ مذکور مدیون

مطالبہ مارچ

ازانجا واسطے وصول زرڈگری کے نیلام اراضی معہ بگہ زمین پختہ جمعی ۲ روپیہ ۱۲ آنہ سے نصف حقیت مدیوں معہ جملہ حقوق دیہی منجملہ کھاتہ للعہ بگہ ۶ بسوہ جمعی عہ کل حقیت واقع موضع گل پرگنہ سانہ وال تحصیل لودیانہ کا قرار پایا ہے لہذا یہہ اشتہار واسطے حاضری خریداران جاری ہوتا ہے کہ اراضی مذکور بتاریخ ۲۵ دسمبر ۱۸۸۴ء بروز دوشنبہ وقت ۱۰ بجے دنکے بمقام کچہری لودیانہ نیلام ہوگی جس کسیکو خریدنا منظور ہو حاضر ہو کر بولی دیوے تفصیل نمبرات کھاتہ یہہ ہے واسطے دریافت اصلی قیمت زمین کے سے نیلام ہوتا ہے +

نمبر	تعداد اراضی	قسم اراضی
۱۶۰۰	۱۴ بسوہ	روسلی بارانی
۱۹۶۶	۲ بسوہ	نیائی چاہی یکفصلی
۲۰۰۴	۲ بسوہ	نیائی چاہی دوفصلی
۲۰۹۶	۹ بسوہ	ایضاً
۲۲۳۸	۷ بسوہ	روسلی چاہی محیط ۴ بسوہ
۲۲۵۳	۴ بسوہ	روسلی چاہی
۲۵۱۱	۱۳ بسوہ	روسلی بارانی
۲۶۸۴	۱ بگہ ۱۱ بسوہ	ایضاً
۲۷۲۰	۳ بسوہ	بھوڑ بارانی
۲۷۶۶	۱۹ بسوہ	بھوڑ بارانی
۲۷۹۴	بگہان ۷ بسوہ	روسلی بارانی
گوشہ	۱۹ بسوہ	ایضاً
۴۲۲۴	۴ بسوہ	روسلی جدید محیط
۴۲۳۶	۴ بسوہ	نیائی چاہی یکفصلی
۴۴۹۲	۱۰ بسوہ	روسلی بارانی
۴۶۰۷	۱۰ بسوہ	ایضاً
۴۶۰۹	۱۰ بسوہ	روسلی بارانی
۴۹۱۶	بگہ ۵ بسوہ	ایضاً
۱۷	للعہ بگہ ۵ بسوہ	میزان

المرقوم ۱۱ دسمبر ۱۸۸۴ء

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ سنکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہے خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہے قیمت فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہے اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خرید لے +

دستخط

جی- ای- وکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ورمن صاحب کے اہتمام سے چھپا